رجسٹرڈ ایل ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

اخبار الحکم

(۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۶ھ)

نمبر ۱۸ قادیان دارالامن والامان مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۸۹۹ء جلد ۳

ایڈیٹوریل جملے

خدا تعالیٰ کی کتاب کیونکر چھوٹ جاتی ہے عام اصول اور انسانی فطرت کا منشا یہی ہے کہ انسان ایک وقت میں دو مختلف اور متضاد کام نہیں کر سکتا۔ مثل مشہور ہے کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں پھر یہ بھی ایک بدیہی بات ہے کہ انسان ایک کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔

یہہ دو اصول ہیں جو انسانی بناوٹ ہمکو بتلا رہی ہے۔ دین اور دین کی باتیں جو ادراک اور نور ہی پر مشتمل ہوتی ہیں بذاتہ تو انسانی عقل دور آمد کی طاقت کے اندر ہوتے ہیں لیکن بظاہر نفس انسانی کے خلاف معلوم ہوتے ہیں اسلئے کچھہ تو انسان اُس ایک اجنبیت نفس کے باعث توجہ ہی کم کرتا ہے دوسرے امور اور مشاغل میں اسقدر وقت اور طاقت صرف کر دیتا ہے کہ پھر دین کی باتوں پر غور نہیں کر سکتا یہاں تک اگر اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری نکرے تو دین سے بالکل ہی دور جا پڑتا ہے۔ آجکل کتاب اللہ پر کم توجگی کیوں ہے؟ آئے دن نئے نئے مشغلوں کا پیدا ہو جانا۔ نت نئے ناولوں کی اشاعت۔ اور آئے دن کے دل بہلاؤ کے سامان تھیٹر۔ ناٹک۔ شعبدہ بازیاں وغیرہ کی کثرت یہہ امور ہیں جنہوں نے کتاب اللہ کو چھوڑا دیا ہے۔ ایسی حالت میں ....

ملک اور قوم کی حالت رو بہ ترقی ہو تو کیونکر؟؟ کل ترقیوں کی اصل اور جڑ تو کتاب اللہ ہے اسکو چھوڑکر کوئی ترقی کا مبارک اور درخشندہ چہرہ کیونکر دیکھہ سکتا ہے؟

هم خدا خواهی و هم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

پس قومی ترقی چاہتے ہو تو اُٹھو کتاب اللہ کی قدر کرو اور اُسے اپنا دستور العمل بناؤ۔

اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ الہام الٰہی کے ذریعہ جب ایک امر واقع ہونے والے کی میعاد بتلا دی جاتی ہے پھر اُس میں کمی بیشی نہیں ہونی چاہیئے؟ جواب میں ہم اتنا ہی کہیں گے کہ الہامات الٰہیہ میں کبھی کبھی بعض مخفی اسرار اور اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں جو اکثر مصالح اپنے اندر رکھتے ہیں اور مدت معینہ کو کم و بیش کر دیتے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کی کسی صفت کے خلاف نہیں ہوتا۔ قانون قدرت میں ہم ایسی نظیریں پاتے ہیں کہ ایک چیز کیونکہ وقت مقررہ سے کم و بیش ہو جاتی ہے بچہ کے پیدا ہونے کی عام میعاد ۹ ماہ ہے لیکن کبھی اس سے کم اور کبھی زیادہ وقت لیکر بچہ پیدا ہونا ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتا ہے

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ کشمیر کی سیر کو موسم بہار میں جب جہانگیر جاتا تھا تو شگوفہ کا وقت نکل جاتا تھا اس لئے مردان علی وزیر نے موسم بہار کے آغاز میں چند درختوں کے گرد برف لگا دی اور عین بادشاہ کے ورود پر برف اتاری اور شگوفہ کا نظارہ دکھایا۔

پھر بیماریوں میں دیکھو کہ بعض امراض مثلاً بارکہ تپ وغیرہ اس کا علاج ایک ایک سال تک لکھا ہے

...ان تحقیقات سے ایسی ادویات طیار ہوئی ہیں کہ اول مدد دوسری نوبت میں ہی بخار اڑ جاتا ہے ... سنت اللہ اسی طرح پر واقع ہے۔ اور خدا کی کتاب میں ہم اس مسئلہ کو بہت واضح حروف میں لکھا ہوا پاتے ہیں پھر اگر الہام الٰہی کے اسے کسی معینہ مدت میں کمی بیشی ہو تو وہ جائے اعتراض کیوں ہو؟ سوچو اور غور کرو۔

مکتوباتِ امامِ آخر الزماںؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم منشی احمد جان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد ہذا المخدوم کے دونوں عنایت نامہ معہ اشتہار پہونچکر جزاکم اللہ جزاء الخیر۔ خداوند کریم آپ صاحبوں کی کوشش میں برکت ڈالے اور آپکو وہ اجر بخشے جو آپکی جناب میں باہر ہو۔ آنمخدوم نے اس عاجز کو جو کچھ اپنی نسبت لکھا ہے وہ عاجز کے دل میں ہے مشتِ خاک کی کیا حقیقت ہے کہ کچھ دعویٰ کرے یا زبان پر لاوے لیکن اگر خداوند کریم نے چاہا اور توفیق بخشی تو حضرت احدیت میں عاجزانہ دعا کرونگا آپ اپنی کام میں جہانتک ممکن ہو سرگرمی سے متوجہ ہوں کیونکہ ایسی محبت متحقق ہوتی ہے اور حصہ چہارم کے صفحہ ۵۱۹ میں ایک الہام یہ ہے۔ **من ربکم علیکم و احسن الیٰ احبابکم**۔ یہ الہام اگرچہ بصورت ماضی ہے لیکن اس سے استقبال مراد ہے اور اُس کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ تم پر احسان کرے گا۔ اور تمہارے دوستوں سے نیکی کریگا۔ اور پھر حصہ سوئم صفحہ ۲۴۲ میں یہ الہام ہوا۔ **و بشر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم**۔ اسکے بھی اس جگہ یہی معنے ہیں کہ جو لوگ ارادت سے رجوع کرتے ہیں انکا عمل مقبول ہے اور اُنکے لئے قدم صدق ہے پھر صفحہ ۲۴۱ میں ایک الہام ہے۔ **ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء** یعنے تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنکے دلوں میں ہم آپ ڈالیں گے سو ان سب الہامات کی خوشنودی حضرت احدیت کے اُن مومنوں کی نسبت سمجھی جاتی ہے جنکو خدا نے اس طرف رجوع بخشا ہے اس سے زیادہ ذریعہ حصول سعادت اور کوئی نہیں کہ جو مرضی مولیٰ ہے اُسی کے موافق کام کیا جائے اور مولیٰ کریم کی ایک نظر عنایت انسان کے لئے کافی ہے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ جو اخوان مومنین اسباب کیلئے توفیق دئے گئے ہیں کہ جو انہوں نے صدق دل سے اس احقر عباد کا انصار ہونا قبول کرلیا ہے اُن کے لئے حضرت احدیت میں بڑے بڑے اجر ہیں اور میں اجمالی طور پر اُنکو عجیب نور سے منور دیکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ نہایت ہی سعید ہیں اور دنیا کی روشنی ہیں ایک الہام حصہ چہارم کے صفحہ ۵۵۰ کی اخیری سطر میں درج ہے اور وہ یہ ہے **وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ**۔ یہ الہام اس کثرت سے بار بار ہوا تھا کہ جسکا تعداد خدا ہی کو معلوم ہے اسمیں بھی انواع اقسام کے برکات کا وعدہ ہے غرض کریم میزبان سب کسیکو اپنی طرف بلاتا ہے کہ جب اُس کے طعام کا بندوبست کرلیتا ہے اور وہی لوگ اُسکے خوان نعمت پر بلائے جاتے ہیں جنکو اُس عالم الغیب نے اپنی نظر عنایت سے چن لیا ہے سو جنکو اُس نے پسند کرلیا ہے اُنکو وہ رد نہیں کریگا اور انکی خطیات کو معاف فرماویگا اور اُنپر راضی ہوگا۔ کیونکہ وہ کریم و رحیم اور بڑا وفادار اور نہایت ہی محسن مولیٰ ہے۔

حسبنا اللہ والحمد للہ وسبحان اللہ العظیم

والسلام۔ ۶ مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد ہذا آپکا عنایت نامہ مرقومہ ۹ فروری ۱۸۸۴ء میں ایک سوال تحریر فرمایا تھا آجتک میں نے بباعث علالت طبع اُسکی طرف توجہ نہیں کی اور اب بھی بباعث ضعف دماغ و درد سر طبیعت حاضر نہیں ہے لیکن جو آنمخدوم کا وہ خط دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ سوال صرف ایک نزع لفظی ہے کیونکہ جس مرتبہ توحید کو آنمخدوم ابتدائی مرتبہ تصور فرماتے ہیں وہ مرتبہ اس عاجز کے نزدیک ان معنوں کر کے انتہائی مرتبہ توحید کا ہے کہ وہ سید اولیا کا منتہا اور اخیری حد ہے جس سے فنا اتم کا چشمہ جوش مارتا ہے اگرچہ درگاہ احدیت بے نہایت ہے لیکن جس کمال توحید کو انسان اپنی مجاہدہ سے اپنی کوشش سے اپنی تزکیہ نفس سے اپنے سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ یہیں تک ہے پھر بعد اسکے محض تفضلات الٰہیہ اور مواہب لدنیہ ہیں جن تک کوششوں کو راہ نہیں ساری کوششیں اور محنتیں صرف اس حد تک ہیں کہ انسان اپنی اور تمام خلق کو ہیچ اور لاشئے سمجھکر اور اپنی ہوا اور ارادہ سے باہر ہو کر بکلی خدا کے لئے ہو جائے اور اپنی ناچیز ہستی بشہود ہستی حقیقی حضرت باری تعالیٰ کے نابود اور معدوم دکھائی دے اور جب فی الواقعہ انسان بمحبت وجود حضرت قادر مطلق کے ہیچ اور ناچیز ہو ایسی ہی حالت پیدا ہو جائے گویا اب بھی وہ نیست ہے جیسا پہلے نیست تھا سو یہ مرتبہ عبودیت کی اخیری حد ہے اور اس توحید کا انتہائی مقام ہے کہ جو سعی اور کوشش اور سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہیں یہ سچ ہے کہ بعد اسکے مرتبہ سیر فی اللہ ہے لیکن اس مرتبہ کے حصول کیلئے کوششوں کو دخل نہیں بلکہ یہ محض بطریق فضل اور موہبت کے حاصل ہوتا ہے اور کوششیں صرف اُسی مرتبہ فنا تک ختم ہو جاتی ہیں کہ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے مثلاً ایک شخص کئی منزلیں طے کر کے بادشاہ کے ملنے کے لئے آیا ہے اور جسقدر راہ میں مانع تھی سب سے خلاصی پاکر بادشاہ کے خیمہ تک پہونچ گیا ہے اب خیمہ میں داخل کرنا اور بارگاہ میں دخل دینا یہ خاص بادشاہ کا

کام ہے کہ جو ایک خاص اجازت یا دشاہی پر موقوف ہے۔ تا پیر بندہ کیا حقیقت رکھتا ہے کہ جو اپنی بشری طاقتوں کے ذریعہ سے اور اپنے اختیار سے خود بخود بلا اجازت بارگاہ میں داخل ہو جائے۔ اور اب باعث ضعف زیادہ لکھ نہیں سکتا ہوں کہ شعروں کے معنے دریافت فرمائے ہیں وہ کسی اور وقت اگر خدا نے چاہا تحریر کروں گا اور امرتسر واپس آگیا ہوں اور واپس آکر میر مراد علی صاحب کا خط ملا سو انکی نسبت اور آنمخدوم کے سخت جگر کی نسبت دعا خیر کرکے حوالہ بخدا کرتا ہوں جب طبیعت رو بصحت ہوئی انشاء اللہ تعالے بشرط یاد آنمخدوم کے سوال یعنے اشعار کے معنوں کی بابت لکھا جائے گا۔ ۱۱ مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ

موجودہ اناجیل کے محرّف ہونے پر یورپین فاضلوں کی قابل قدر رائیں

اصل انجیل جو حضرت مسیح پر نازل ہوئی اور جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اُس کا دنیا میں کہیں پتہ نہیں لیکن اکثر ناواقف عیسائی کہا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا یہ اعتراض کہ موجودہ انجیل محرف اور جعلی ہے صرف بناوٹ اور الزام ہے اور اگر مسلمان اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں۔ تو کوئی صحیح انجیل علاوہ ان موجودہ انجیلوں کے پیش کریں سو اسکی جواب میں یہ عرض ہے کہ اکثر عیسائی اقوال سے اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ اس موجودہ مجموعہ اناجیل کے علاوہ مسیح کی ایک خاص انجیل تھی۔ جس کی بنا پر یہہ ردّی اور نازیبا عمارت تیار کی گئی۔ چنانچہ بشپ بارش واکھارن وغیرہ کہتے کہ مسیح کے حالات میں ابتداءً ایک تحریر تھی جسکی نقلیں متبدلہ مؤلفین اناجیل کے پاس تھیں اور ان ہی نقول سے ان لوگوں نے اناجیل ترتیب کیں اور کچھ اپنی طرف سے اضافہ کیا۔

چنانچہ فاضل لورڈنر اپنی کتاب کے جلد اول کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ اکھارن نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ابتداءً مسیح کے حالات میں ایک چھوٹا رسالہ تھا ممکن ہے کہ اسکو اصل انجیل کہا جائے اور یہ رسالہ تمام انجیلوں کا ماخذ تھا جو پہلی اور دوسری صدی میں رائج تھیں۔ بعد انجیل متی اور لوقا اور مرقس کے لئے بھی ماخذ تھیں۔ اس قول کی تفصیل دیکھیں انسائیکلوپیڈیا جلدہ مطبوعہ ۱۸۶۰ء لنڈن بیان گاسپل میں دیکھو۔ ھارن صاحب کے انٹروڈکشن کی چوتھی جلد میں لیکلرک کوپ۔ میکاھلس۔ لسنگ۔ بارش وغیرہ علمائے متقدمین کی رائے اس طرح منقول ہے کہ شاید متی اور مرقس اور لوقا کے پاس ایک کتاب عبری زبان میں تھی جس میں حضرت مسیح کے حالات لکھے تھے اس میں سے متی نے زیادہ نقل کیا اور مرقس اور لوقا نے کم۔ داڈول صاحب ترجمہ قرآن کے ۵۲۷ صفحہ میں لکھتے ہیں کہ انجیل کے لفظ سے مجموعہ عہد جدید یا اُس کا کوئی حصہ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ وہ وحی سمجھنی چاہیے جو خدا کی طرف سے عیسیٰؑ پر بھیجی گئی۔ انتہی۔ پادری عماد الدین اپنی کتاب ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۶ میں لکھتا ہے کہ بعد زمانہ کے سبب اور مختلف مقاموں میں جدی جدی انجیلیں جاری ہونیکے باعث اور اندل مصیبتیں عیسائیوں پر آنے کے سبب روایات متفق علیہ محققین کو نہ ملیں اسلئے اختلاف واقع رہا۔ ہم کہتے ہیں نہ صرف روایات متفق علیہ نہیں ملیں بلکہ خود اصلی انجیل ہی کھوئی گئی۔ اور اسکے بعد عیسائیوں نے اپنی ایمانی کتاب کے کھو جانے سے گھبرا کر بیسیوں انجیلیں تالیف کیں اور حواریوں کے نام منسوب کردیں اگر اصلی انجیل دنیا میں موجود ہوتی تو کبھی بیسیوں انجیلوں کے تالیف ہونے کی نوبت نہ پہنچتی اور نہ ان چار اناجیل کا وجود پایا جاتا۔ بلکہ ایک ہی انجیل ہوتی۔ چار کی ضرورت کیا تھی اور چار کا فائدہ کیا تھا۔ کیا ایک حواری پر اعتقاد نہ تھا اور ایک پر خدا نے کامل الہام نہ کیا جو دوسروں کو بھی اور انجیلیں تالیف کرنے ساتھ جوڑنی پڑیں فتفکروا یا اولی الالباب پس ان تمام اقوال مندرجہ بالا سے ثابت ہے کہ اصل انجیل کوئی اور ہے جس کا دنیا میں پتہ نہیں۔ اور حضرت مسیح کے وقت موجود تھی چنانچہ مرقس ا باب ۱۴ و ۱۵ میں ہے " پھر یوحنا کی گرفتاری کے بعد مسیح نے جلیل میں آکر منادی کی اور کہا کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی۔ توبہ کرو۔ اور انجیل پر ایمان لاؤ۔ اور متی ۲۶ باب ۱۳ میں ہے " جہاں کہیں اس انجیل کی منادی ہوگی " ان دو نو آیتوں سے ثابت ہے کہ مسیح کے وقت میں کوئی انجیل لکھی ہوئی تھی جو ایمان کے لئے پیش کی جاتی لیکن وہ قطعاً دنیا میں مفقود ہے۔ پس جب خود اناجیل موجودہ اور عیسائیوں کے اقوال متواترہ سے پتہ لگتا ہے کہ اصل انجیل اور اناجیل اربعہ کے سوا تھی۔ تو پھر بیچارے مسلمانوں پر کیوں ناحق پیچھے جاتے ہیں۔ کیا وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یا وہ اپنی طرف سے خود تراشیدہ الزام لگاتے ہیں۔ عیسائی صاحبان سوچکر جواب دیں اور نیز اناجیل موجودہ کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ نذر قلیل کلام حضرت مسیحؑ کا ہے اور باقی نامعلوم مصنفوں کی یادگار۔ اسکی بات کی کلی تصدیق نامہ قرنتی ۱ باب ۱۰ و ۱۲ سے ہوتی ہے جہاں پولس ہاہم کرتا ہے کہ جو رو اپنے خصم کو نہ چھوڑے پر باقیوں کو میں کہتا ہوں نہ خداوند۔ میں کہتا ہوں اگر بھائی کی جورو بے ایمان ہو الخ۔ یہہ میں کہتا ہوں کا لفظ قابل غور ہے اور اسکی نظیریں اس مجموعہ عہد جدید میں بکثرت پائی جاتی ہیں اور مارٹین لوتھر سوائے انجیل یوحنا دوسری تینوں انجیلوں کو جھوٹا اور نامہ یعقوب کو گھاس پھوس بتلاتا ہے۔ دیکھو کتاب مراۃ الصادقین

جلد ۱۲ مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۹۴ - رنین صاحب اپنی کتاب تذکرہ مسیح کے صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں کہ ان اناجیل کے سر پر حواریوں کا نام درج ہونے سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ انکی تصنیف سے ہیں - بلکہ علمائے نصاریٰ نے ان آیات کو ان حواریین سے مرادی سمجھا ہے اس عبارت کا صریح مفہوم یہی ہے کہ درحقیقت یہہ اناجیل حواریوں کی لکھی ہوئی ہی نہیں بلکہ تابعین یا تبع تابعین یا اُن سے بہی ادنےٰ طبقے کے لوگوں کی تصنیفات ہیں چنانچہ ہم اس امر کا ثبوت ذیل میں درج کرتے ہیں - دیکھو متی ۹ باب ۹ "پہر جب یسوع وہاں سے آگے بڑہا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا کہ میرے پیچھے آ - وہ اُٹھکے اُس کے پیچھے چلا" اس آیت میں ایک شخص کے الفاظ بصراحت دلالت کرتے ہیں کہ متی اس کتاب کا لکھنے والا ہرگز نہیں ہے - اور نہ وہ اس طرح لکھتا کہ یسوع نے مجھہ متی کو دیکھا جیسا کہ عام محاورہ ہے - نہ کہ متی نامی ایک شخص جو بالکل ایک اجنبی شخص کے لئے طرز بیان ہے - پہر متی ۱۶ باب ۶ و ۷ میں دیکھو "تب یسوع نے اُن سے کہا - پہر اُنہوں نے اپنے دلمیں گمان کرکے کہا - یہہ ان سے اور اُنہوں نے کے الفاظ ظاہر کر رہے ہیں کہ انجیل متی متی کی لکھی ہوئی نہیں - اگر یہہ اُسکی تصنیف ہوتی تو وہ بہی منجملہ حواریوں کے تہا - وہ اس طرح لکھتا کہ ہم سے کہا اور پہر ہم نے کہا جیسا کہ محاورہ ہے - غرض کہ اس ساری انجیل میں متی کا لفظ اس طرح سے مندرج نہیں جس سے ثابت ہو کہ یہ اُسکی تصنیف ہے - انجیل یوحنا ۲۱ باب ۲۴ میں ہے - یہہ وہ شاگرد ہے کہ جس نے ان کاموں کی گواہی دی اور ان باتوں کو لکہا - اور ہم کو یقین ہے کہ گواہی اُسکی سچی ہے - پس یہہ الفاظ (وہ شاگرد اور اُسکی گواہی) یوحنا کے حق میں بصیغہ غائب اور یہ لفظ (ہم کو یقین ہے) بصیغہ متکلم اسبات پر صاف دلالت کرتے ہیں کہ مصنف اس انجیل کا کوئی شخص سوا یوحنا حواری کے ہے جو اس کی گواہی کی تصدیق کرتا ہے ورنہ وہ اس عبارت کو اپنے حق میں ہرگز نہ لکھتا - ایسا ہی یوحنا ۱۹ ۳۵ میں ہے) حالانکہ یوحنا اپنے مکاشفات میں مجھہ یوحنا کا لفظ لکھتا ہے - اسٹاڈلن اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ انجیل یوحنا بلاریب اور یقیناً کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ کی تصنیف ہے - دیکھو ھورن کی کتاب جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۲۲ء صفحہ ۲۰۵ - غرض کہ ہم کہانتک لکہیں یہہ مسلّم امر ہے کہ اصلی انجیل کا وجود عالم سے مفقود ہے پس جب یہ امر محقق ہے تو اب ان موجودہ اناجیل کا جو محض جعلی اور خانہ ساز مجموعہ ہے کیا اعتبار کیا جائے - (انوار الاسلام)

کلمات طیبات امام الزمان

(حضرت اقدس کی مختصر سی تقریر)

(۲۱ اپریل ۱۸۹۹ء قبل مغرب)

یہہ کتاب جو لکھی گئی ہے جب شایع ہوگی تو اُن لوگوں کو بہی پتہ لگ جاویگا جو بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ آکر کیا بنایا؟ میں حیران ہوجاتا ہوں جب اس قسم کے اعتراض سنتا ہوں کیا پہونک مار کر کچھہ بنا دیا جاتا؟ بہلا یہ تو بتلائیں کہ نوح علیہ السلام نے ساڑہے نوسو برس دعوت کی اُنکے اعتقاد کے موافق کیا بنایا؟ مگر یہ لوگ دیکہیں گے اور خدا تعالےٰ نمایاں طور پر دکہا دے گا کہ کیا بنایا ہے - کاش یہ لوگ موجودہ حالت وقت پر غور کرتے - صدی میں سے سولہ سال گذر گئے - ظلمت انتہا تک پہونچگئی اور کوئی نہ آیا جو اصلاح کرتا - یہہ لوگ ذرا بہی انصاف نہیں کرتے مجھہ پر اعتراض کرتے کرتے خدا پر اعتراض جا کرتے ہیں - کیونکہ میںنے تو آکر کچھہ بنایا نہیں؟ اور خدا نے بنانے والا بہیجا نہیں - بلکہ باوجود اس کے کہ اور ضرورتیں اگر چہوڑ بہی دیجاویں تو ان ناعاقبت اندیش معترضوں کے موافق ایک گمراہ کرنے والا ہی آگیا اور پہر بہی وہ اصل مہدی نہ آیا اور نہ خدا نے اُسے بہیجا - چودہویں صدی کو مبارک سمجھتے تھے پر کیا خاک مبارک نکلی جبکہ ایک دجال آگیا!!! صدیق حسن اور عبد الحی جو دعویٰ کرنے والے تہے وہ صدی کے سر پر ہی فوت ہوگئے ورنہ شاید وہی ان لوگوں کا سہارا ہوتے لیکن خدا نے اپنے فضل سے دکھا دیا کہ یہہ کام اُنکا نہ تہا بلکہ کسی اور کا -

مجدد جو آیا کرتا ہے وہ ضرورت وقت کے لحاظ سے آیا کرتا ہے نہ استنجے اور وضو کے مسائل بتلانے - خدا جو مدبّر اور حکیم خدا ہے کیا وہ نہیں دیکہتا کہ دنیا پر طبعیات اور فلسفہ کی زہریلی ہوا چلی ہے جس نے ہزارہا انسانوں کو ہلاک کر دیا ہے - صلیب پرست عیسائیوں نے کس کس رنگ میں لکہوکہا روحوں کو خدا سے دور پہینک دیا ہے تو پہر کیا اس وقت ایسے مجدّد کی ضرورت نہ تہی جو کسر صلیب کرے - اور دلائل و بیّنات سے دکھاوے کہ صلیبی مذہب میں حقانیت کا نور نہیں اور ایک لکڑی پر ایمان لاکر انسان نجات کا وارث نہیں ٹھہر سکتا - آئے دن پچاس پچاس ہزار اور ایک ایک لاکھ اشتہار چھاپ چھاپ کر یہہ لوگ تقسیم کرتے ہیں اور ٹڈی دل کیطرح عورتیں - بچے - جوان - بوڑہے لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح پر اسلام پر حملہ کریں - اس وقت اسلام پر وہ حملہ ہوا ہے جسکی انتہا نہیں - ادہر خدا کا یہ وعدہ کہ انا لہ لحافظون اور اُدہر ان ناعاقبت اندیش معترضین کی یہہ دانائی کہ اسلام میں حفاظت دین کے لئے معرفت کا نور لے کر کوئی نہیں آیا بلکہ دجال آیا ہے - افسوس! صد افسوس!! آہ! صد آہ!!!

یہی تو وقت تھا کہ خدا اپنی نصرت اور تائید کا روشن ہاتھ دکھاتا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اُس نے دکھایا اور وہ اپنی چمکار دکھائے گا اور مخالفوں کو شرمندہ کر کے بتلا دے گا کہ آنے والے نے آکر کیا بنایا۔

پاک آسیاز رسے لکھنے کے قابل

قرآن کریم کو پڑھ کر میری روح میں ایک ایسی لذت آتی ہے اور اُس کی عظمت کا ایسا خیال گذرتا ہے کہ دنیا بھر میں **عورت مرد بچے بوڑھے** سب مل ملکر خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت اور ترانے گائیں اور شکر کے سجدے کریں۔ جس نے ایسی کامل اور تمام ضرورتوں کی متکفل تمام راحتوں اور سکھوں کی کلید کتاب نازل فرمائی۔ (مولوی عبدالکریم ۱۳ مئی سنہ ۹۹ء)

قرآن کریم کے لئے روح ایسی غیرت محسوس کرتی ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی منکوحہ بیوی کی طرف کسی دوسرے آدمی کو دیکھ کر بھڑک اُٹھتا ہے اسی طرح سے میری یہ حالت ہوجاتی ہے کہ اگر قرآن شریف کے سامنے کوئی اور دوسری کتاب پڑھتا ہو تو مجھے ایسا ہی جوش آتا ہے کہ کیوں یہ اس کتاب کو دیکھ رہا ہے کیا کلام اللہ سے بڑھ کر اُسکو راحت رساں دلچسپ پاتا ہے۔

(مولوی عبدالکریم سیالکوٹی)

میں نے حضرت مرزا صاحب کی نشست و برخاست اور ہر قول و فعل سے قرآن کریم کی تفسیر سیکھی ہے۔ اور میں امام کی چال کو قرآن شریف کی عملی اور فعلی تفسیر سمجھتا ہوں۔ (مولوی عبدالکریم سیالکوٹی)

سورہ والضحیٰ کی صحیح اور سچی تفسیر اور بعض متعصب عیسائیوں کے مزخرفات کا دندان شکن جواب

بعض متعصب عیسائی آیۃ کریمہ مذکورۃ الذیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گنہگار ہونے پر استدلال کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ یعنی اللہ تعالیٰ نے تجھے اُمّی پاکر علم اور حکمت کی راہ دکھلائی جس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ تجھے گمراہ یعنے گنہگار پایا اور ہدایت کی۔ حالانکہ اس مقام میں یہ معنے ہرگز مطلوب نہیں۔ اور نیز یہ معنے بہ بداہت باطل ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کبھی گمراہ نہیں ہوئے۔ اور نہ آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوا جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے نعمائے جلیلہ یاد دلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور اطمینان دیتا ہے۔ تفسیر اسکی یوں ہے۔ کہ اس سورہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک واقعہ پیش آمدہ کو ذکر فرما کر آنحضرت صلعم کی دلجمعی فرمائی ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ فترۃ الوحی کے وقت میں بعض کفار نے حضور کو طعن و تشنیع کرنا شروع کر دیا تھا اور بعض کج طبیعت یہ کہنے لگ گئے تھے کہ ان محمدًا ودّعہ ربّہ وقلی یعنے محمد صلعم کو اُسکے رب نے چھوڑ دیا اور اُسے ناخوش رکھا ہے تو اُنکے جواب میں اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ یعنے تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ تجھے ناخوش رکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس مردود قول کی تکذیب فرما کر آنحضرت صلعم کی تسلی کے لئے فرمایا۔ کہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ البتہ تیرا انجام ابتداء سے بہتر ہے۔ کیونکہ ہر ایک راستباز کا انجام ہی بہتر ہوا کرتا ہے۔ گو ابتداء میں ابتلا پیش آجاوے پھر فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور عنقریب تیرا رب تجھے خاص عنایت کرے گا یعنے تجھے ہر ایک مقصود اور ہر وعدہ میں کامیاب فرمائے گا پھر تو راضی ہوجائیگا۔ اور ہر ایک ہمعصر کی آنکھ میں تو بزرگی اور عزت پا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ثبوت میں دلائل کے طور پر اپنے نعمائے جلیلہ یاد دلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلجمعی فرماتا ہے۔ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ کیا تیرے رب نے تجھے یتیم یعنے بے پدر اور بے کس فرزند پا کر بلند اقبال اور صاحب جاہ و جلال نہیں بنایا۔ یعنے تیرے رب نے تجھے یتیم اور بے کس پایا اور اپنے پاس جگہ دی۔ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ اور تجھے اُمّی محض پا کر علم اور حکمت سے پُر اور مالا مال فرمایا (ضال کے معنی عاشق صادق کے بھی ہیں اور کمال التعشق کی وجہ سے عاشق کو ضال کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے جوش عشق اور فرط محبت کی وجہ سے دیوانہ وار ہوتا ہے پس آیہ کریمہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ کے یہ معنے ہیں کہ تجھکو اللہ تعالیٰ نے ضال یعنے عاشق وجہ اللہ پایا۔ پس اپنی طرف کھینچ لایا) اور واضح رہے کہ پہلی تینوں آیتیں یعنے الم يجدك يتيما فآوى ووجدك ضالا فهدى ووجدك عائلا فاغنى اور پچھلی تینوں آیتیں فاما اليتيم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر واما بنعمة ربك فحدث باہم لف و نشر مرتب کے طور پر واقعہ ہیں۔ اور پہلی آیتوں میں جو مدعا مخفی ہے۔ پچھلی آیتیں اسکی تفصیل اور تصریح کرتی ہیں۔ مثلاً پہلے فرمایا الم يجدك يتيما فآوى اس کے مقابل پر یہ فرمایا فاما اليتيم فلا تقهر یعنے یاد کر کہ تو بھی یتیم تھا اور ہمنے تجھکو پناہ دی ایسا ہی تو بھی یتیموں کو پناہ دے۔ پھر بعد اس کے ووجدك ضالا فهدى اسکے مقابل پر یہ فرمایا۔

واما السائل فلا تنہر یاد کر کہ تو ہی ہمارے وصال اور جمال کا سائل اور ہمارے حقایق اور معارف کا طالب تہا۔ سو جیسا کہ ہمنے باپ کی جگہ ہوکر تیری جسمانی پرورش کی۔ ایسا ہی ہم سنے اُستاد کی جگہ ہوکر تمام دروازے علوم کے تجہپر کھول دیئے اور اپنے لقا کا شربت سب سے زیادہ عطا فرمایا اور جو تو سنے مانگا سب ہم سنے تجہکو دیا۔ سو تو ہی مانگنے والوں کو رد مت کر اور اُن کو مت جہڑک اور پہر فرمایا ووجدک عائلا فاغنی اور اُس کے مقابل پر فرمایا واما بنعمت ربک فحدث اور یاد کر کہ تو عائل تہا۔ یعنی تیری معیشت کے ظاہری اسباب بکلی منقطع تھے۔ سو خدا خود تیرا متولی ہوا اور غیروں کی طرف حاجت لے جانے کا۔ بلکہ یہہ ساری کام تیرے خدا تعالے نے آپ ہی کر دیئے۔ اور پیدا ہوتے ہی اُس نے تجکو آپ سمہال لیا سو اُسکا شکریہ بجالا۔ اور حاجت مندوں سے تو بہی ایسا ہی معاملہ کر۔ اب ان تمام آیات سے مقابلہ کرکے صاف طور پر کھلتا ہے کہ اس جگہ ضال کے معنے گمراہ نہیں ہے۔ بلکہ انتہائی درجہ کے تعشق کیطرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسبت اسی کے مناسب یہہ آیت ہے قالوا انا اللہ انک لفی ضلالک القدیم سورہ یوسف رکوع ۱۱ یعنی اُنہوں نے کہا کہ قسم بخدا بتحقیق تو یوسف کے قدیم عشق اور محبت کی دیوانگی میں ہے) ووجدک عائلا فاغنی اور اسی نے تجھے محتاج اور تنگدست پاکر مالدار کیا۔ پس ان تینوں احسانوں کے بالمقابل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر واما بنعمت ربک فحدث یعنے اب ان احسانوں کے عوض اور شکریہ میں تو یتیم کو آزردہ مت کر اور سوالی کو مت ڈانٹ اور اپنے مربی و محسن مولا کی شکر گذاری کر اور یقین کر کہ وہ تجہے ہر ایک کام میں کامیاب اور برومند فرماوے گا۔

پس یہ سورہ والضحیٰ کی صحیح اور سچی ہے تفسیر ہے۔ مگر کور باطن عیسائی عربی زبان سے محض نابلد آگے پیچھے سے اندہے سیاق و سباق سے بے خبر۔ صرف ایک آیت کو درمیان سے لیکر اُلٹے پلٹے معنے کرکے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو دہوکا دیکر بہکانا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بہت سے بندے دنیا میں ایسے پیدا کئے ہیں کہ اُن کے ذریعہ ناپاک فطرت عیسائیوں کی قلعی کہولتا رہیگا۔ اور اپنے پسندیدہ اور پاک دین اسلام کی خدمت لیتا رہے گا اور اپنے عظیم اور مقدس رسول کی عزت بڑہائیگا۔ ولو کرہ الکافرون۔ اگرچہ کافروں کو یہہ بُرا ہی لگے۔ (نور الاسلام)

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں

ہماری ناظرین کو پچھلے ہفتہ کے اخبار سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ ہم سنے حضرت اقدس کی بعض پرانی تحریریں جمع کی ہیں۔ جنمیں سے پہلا رسالہ چہپ کر طیار ہو گیا ہے۔ ہم کو کسی لمبی چوڑی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے ناظرین دیکھیں گے کہ ان مضامین میں حضرت اقدس کا طرز تحریر کیسا عالمانہ اور محققانہ ہے۔ مضامین کی فہرست ہم پچھلے ہفتہ دے چکے ہیں صرف ۵۰۰ کاپیاں طبع ہوئی ہیں خریدار اپنی درخواست جلد بہیجدیں قیمت ۲ ؍ فی کاپی ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ (خاکسار۔ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیاں)

دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرو

حضرت اقدس کی تقریر کے متعلق جو درخواستیں اب ہمارے پاس آتی ہیں ہم اُنکی تعمیل نہیں کر سکتے اس لئے کہ کتاب مذکور کی صرف ۵۰۰ کاپیاں چہپی تہیں جو فروخت ہو چکی ہیں۔ اب درخواستیں محفوظ رکھی جاتی ہیں دوسرے ایڈیشن پر جو عنقریب شروع ہوگا اُنکی تعمیل ہو گی۔ (ایڈیٹر)

حضرت اقدس کی ایک اور تقریر

ہم یہہ بہی اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی ایک اور لطیف تقریر جس میں حسب معمول بہت سے لطیف مضامین ہیں مرتب کر رہے ہیں۔

اگلے ہفتہ میں جب وہ پریس میں طبع کیلئے جانے لگے گی ناظرین کو مفصل اطلاع دی جاویگی وہ بہی صرف چار سو چہپے گی۔ اس لئے ناظرین اس کا پہلے سے خیال رکہیں پہر عدم تعمیل درخواست کی شکایت نکیا کریں۔ (ایڈیٹر)

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اس ہفتہ میں موسم میں تیز ہواؤں یعنی آندہیوں کیوجہ سے ایک خاص تبدیلی رہی کچہہ خفیف سی بارش بہی ہوگئی۔

۲۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے چند ماہ تک قادیان میں مقیم رہیں گے۔ ۱۸ رمئی ۱۸۹۹ء کو وہ دارالامان میں آپہنچے اور حسب معمول "مسیح ہندوستان میں" کا ترجمہ کر رہے ہیں کتاب مذکور ہندوستان میں چہپکر انگلستان میں شایع ہوگی۔

۳۔ ہمارے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب اس ہفتہ عازم سفر ولایت ہوکر روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مع الخیر پہونچاوے اور کامیابی اور صحت اور تندرستی کے ساتہہ واپس لاوے۔

۴۔ مسیح ہندوستان میں ۷۶ صفحہ تک چہپ چکی ہے۔ حضرت اقدس الحمد للہ جمیع ممبران خاندان و خادمان مقیم قادیاں بخیریت ہیں۔

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین حکیم امرتسر

اے مرے قدرد ان علم و ہنر + غور سے کیجیئے ادھر ہی نظر امنی ہے حق میں ہر بشر کے پسر + لعل و در یتیم سے بڑھ کر	ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر + نزہے کوئی لاولد مضطر جس پہ ہو فضل ایزد داور + کیوں نہوں اس سے بامراد اکثر

اظہار بشارت - ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و عبارت اسناد بیشمار سے کاحقہ اطمینان کر سکتے ہیں اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں یہاں خیر خواہی عام اور راستبازی سے کام ہے مرد میدان بنکر آئیں بشرطیہ دوا آزمائیں جھوٹھوں کو سچا اور جھوٹھوں کو سچا نہ بنائیں۔

معیار صداقت - بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے اور بشرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے جس کو اس پر یقین ہی نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ حرجانہ و جرمانہ لو صحت کے طالو!!! اولاد کے آرزو مندو!!! یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خدا داد کی منادی ہے - عام مبارکباد دی ہے۔

اس خادم الاطبا کو ... سالہ طبی تجربات اور فقرائی کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات و ممات و دافع اسقاط کیلئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر خدا ع پنج انگشت یکساں نہ کرد + بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار کر کے امید ہے ... ہونگی۔ ... مرض ... کم ... اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ رو چند سے دوائیں لیجائیں اور مراد دل پائیں - (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دیکر رسید ... اگر میعاد مقررہ کے اندر ... بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لیجائیں (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرار نامہ آمدنی دو ماہ لکھدیں بشرط پیدائش نرینہ میعاد معینہ ادا کریں ورنہ خرچ دوا ہی ... رسید واپس لے (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدیں - بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں (۶) ... اطمینان نہو تو بلکہ شرطیہ لکھا ہیں وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو ورنہ حرجانہ - جرمانہ حسب قرارداد قبول - فضل خداداد کی منادی ... اقرار نامہ کے ... اشتہار زندگی بنیاد ڈالدی - اگر ملاجیں شک ہو تحقیق کر لو مراد پانے پر دنیا کس کو گران ہے فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے ... ہیں ـ۵ـ بار ... تجربہ ہے کہ جسکا اثر نہیں + کہ نام وہ نشہ ہے کہ جسکا پسر نہیں + کتاب اسناد کامل فہرست ... تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ ... زندگی دوبارہ پائی اور جنکی دلی مراد بر آئی انکی تحریریں ملاحظہ فرمائیں تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے طریق استعمال دوا و ... سے واضح ہوگا - والیان ریاست و امرا حسب منشا خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جنکے اولاد نہو	ـ۵ـ	۸	ضعف باہ	صہ	۱۵	گٹھیا	عـ	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۲۹	[illegible]	صہ
۲	جنکے اولاد ہو کر مر جاتی ہو	صہ	۹	ضعف جگر	۔	۱۶	سفیدی آنکھ	صہ	۲۳	اودھ رنگ	عـ۵	۳۰	خضاب سالانہ	عـ
۳	جنکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	صہ	۱۰	قوت یک دوری	صہ	۱۷	ضعف بصر	۔	۲۴	ضیق النفس	عـ۵	۳۱	نزلہ و زکام	[illegible]
۴	جنکے حمل ... ماہ گر جائے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۱۸	سبل	عـ	۲۵	پیچش	صہ	۳۲	تسہیل ولادت	عـ
۵	کمر دردی	ـ۵ـ	۱۲	سرعت	۔	۱۹	نقرہ	عـ	۲۶	آتشک	صہ	۳۳	سفید مجرب المجرب	عـ
۶	مرگی	صہ	۱۳	جریان	۔	۲۰	بھگندر	عـ	۲۷	آتشک کا بدن	عـ۵	۳۴	[illegible]	عـ
۷	تپ دق	عـ۵ـ	۱۴	علت کاری	صہ	۲۱	ناسور	عـ	۲۸	[illegible]	عـ	۳۵	ضعف معدہ	صہ
												۳۶	سر ...	[illegible]

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر ڈیوڑھی چوک کرموں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پربال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی۔ موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوائیں آنکھوں کے مریضوں پر بہ اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہم۔ خط و کتابت کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کی سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم۔ اور اُنسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ رام دیوی بعمر ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور ریشہ ڈال پڑتے تھے۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خلاف ان مریضوں کے واسطے بھی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو۔ اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر پرجلال محمود شاہ بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و دو پرنسپل میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر۔

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام اگر کوئی شخص ممیرے کی سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و مالک نے اپنے مطبع انوار احمدیہ قادیان میں چھاپکر شایع کیا